رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

نمبر ۹۰	۱۳۳۴ھ	مطابق ۱۴ ربیع الثانی	شنبہ	۱۹ فروری ۱۹۱۶ء	جلد ۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا زخم ران بفضل خدا بہت کچھ بھر آچکا ہے۔ لیکن حضور کے بستر پر لیٹے رہنے کی وجہ سے دو دن رات کو کسی قدر حرارت ہو گئی۔ احباب یہ سنکر بہت ہی خوش ہونگے۔ کہ حضور نے ان ایام علالت میں جماعت احمدیہ کی بہتری اور ترقی کے لئے وہ تجاویز سوچی ہیں جو انشاء اللہ بہت مؤثر اور مفید ہونگی ٭

۲۔ مفتی محمد صادق صاحب باہر تشریف لے گئے ہیں تفصیل معلوم نہیں

اطلاع کاغذ ایک فوری ضرورت سے یکدم ختم ہو گیا۔ اب ایسا گمان ہوتا ہے کہ کاغذ وقت پر لاہور سے نہیں پہنچیگا اسلئے اگلا پرچہ

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن کا سالانہ جلسہ

اس انجمن کا اکیسواں سالانہ جلسہ بصدارت جناب مولوی میر محمد سعید صاحب ۲۔ فروری ۱۹۱۶ء بروز جمعہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ شرکاء جلسہ کی تعداد آغاز جلسہ سے آخر تک قریباً تین سو تک رہی۔ جن میں بعض عہدہ داران و اہلکاران محکمہ پولیس علاقہ سرکار عالی و دیگر غیر احمدی معززین و تعلیم یافتہ نوجوان و شرفاء شہر تھے۔ اور باقی ہر پیشہ و قوم کے عام لوگ۔ اور نیز سرکار عظمت مدار کے بعض فوجی عہدہ دار مع دیگر اشخاص کے سکندر آباد چھاؤنی سے آکر بہ اعتقاد و اخلاص آخر تک شریک جلسہ رہے۔ جلسہ گاہ میں مستورات کے لئے بھی خاص انتظام کیا گیا تھا جن کا مجمع چالیس سے کم نہ تھا۔ پونے دو بجے احمدیہ لیکچر ہال میں سامعین کا معقول مجمع جمع ہو چکا تھا۔ ٹھیک دو بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے میر دلاور علی صاحب ہاشمی نے آیات قرآن سے لا یستوی پڑھکر جلسہ کا آغاز کیا اس کے بعد حافظ محمد احمد صاحب احمدی یادگیری نے سورۃ بقرہ واذ یرفع ابراهیم القواعد الخ خوش الحانی سے پڑھکر اس کا ترجمہ بھی حاضرین کو سنایا۔ پھر میر دلاور علی صاحب نے ایک دلچسپ نظم سنائی جو خاص اسی جلسہ کے لئے جناب حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے بنا کر روانہ فرمائی تھی۔ اس کے بعد جناب مولوی غلام اکبر خان صاحب اتفاق و اتحاد اسلامی پر ایک گھنٹہ تقریر فرماتے رہے۔ پھر جناب سیٹھ عبد اللہ

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

بھائی اللہ دین صاحب نے اپنے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے اسباب و واقعات پڑھکر سنائے۔ جو خاص دلچسپی سے سنے گئے صاحب موصوف کے بعد جناب مولوی بہاؤالدین صاحب احمدی مولوی فاضل نے اپنی طبعزاد فارسی اردو نظموں سے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مدح میں تھیں سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ اس کے بعد سید بشارت احمد صاحب نے فضائل نبوی (صلعم) پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ ..

...... اس کے بعد نماز عصر و چائے نوشی کے لئے نصف گھنٹہ اجلاس بند کیا گیا۔ پھر ۵ بجے کو جناب حافظ سید محمد اسحاق صاحب نے سورۃ والعصر کی تفسیر فرماتے ہوئے فضائل نبوی صلعم پر پون گھنٹہ تقریر کی۔ پھر حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب نے بحیثیت پریذیڈنٹ قریباً آدھا گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر اس جلسہ میں خاص اہمیت اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی آپ نے سورہ فاتحہ کی ایک مختصراً لطیف تفسیر فرمائی اور آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد و بعثت کی پیشگوئی کا اظہار فرمایا۔ پھر حضرت ممدوح علیہ السلام کے عظیم الشان دعویٰ اور بنائے دعوے کی احادیث مشہورہ عیسیٰ نبی اللہ و لا مھدی الا عیسےٰ ابن مریم اور وفات مسیح ناصری علیہ السلام سے حاضرین کو واقف و آگاہ کیا اور آپنے ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ ان مسائل کے تشریحی حالات معلوم کرنے کے لئے جو شخص جب چاہے مجھ سے پوچھ سکتا ہے۔ آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہورہ دس شرائط بیعت کو اس طرح پڑھکر سنایا کہ ہر ایک شرط کے سنانے کے بعد آپ اپنے الفاظ میں اس کی اہمیت کو جتلاتے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے موثر الفاظ میں ساتھ ساتھ ہدایت فرماتے جاتے جس سے دوہری یہ فوائد ہوئے۔ کہ ایک تو جماعت نے اپنے فرائض مذہبی اور نازک ذمہ واریوں کو بخوبی محسوس کر لیا۔ دوسرے حاضر الوقت غیر احمدی اصحاب و عہدہ داران سرکاری و اہالیان پولیس وغیرہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی باامن و امان تعلیم سے کافی واقفیت ہو گئی جو آئندہ گورنمنٹ اور پبلک کے لئے احمدی جماعت پر مزید اطمینان کا انشاءاللہ باعث ہوگی:-

لودہیانہ میں لیکچر

شیخ محمد شفیع صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لودہیانہ تحریر فرماتے ہیں کہ:- خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جاوے۔ وہ تھوڑا ہے۔ کہ جس نے حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے عہد خلافت میں احمدی سلسلہ کے اندر تحریک اور بیداری کی ایک ایسی روح پیدا کر دی ہے۔ کہ جابجا احمدی جماعتوں کے اندر ترقی اور جوش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جو بیرونی دشمنان سلسلہ کی آنکھوں کو خیرہ کرنے کے علاوہ اندرونی مارآستین لوگوں کو بھی ششدر اور حیران کرنے والے ہیں۔

چنانچہ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ لودہیانہ کی جماعت جو کیا بلحاظ چندہ اور کیا بلحاظ ہمت و مستعدی بہت سی دیگر جماعتوں سے پیچھے تھی۔ اب عہد خلافت ثانیہ میں حضرت فضل عمر کی دعاؤں اور برکات سے غفلت کا چولہ اتار کر بیدار ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس نے حال ہی میں پانصد روپیہ کی لاگت سے وہ متبرک مکان تعمیر کرایا ہے جو وسط شہر میں نہایت آباد اور بارونق حصہ میں واقع ہے۔ اور جہاں سنہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحکم الٰہی بیعت شروع فرمائی تھی۔ اس مکان کے وسیع صحن میں لیکچر گاہ تیار کرائی گئی ہے جس میں ۸ ماہ حال کو جناب مولانا مولوی حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر "حقیقت اسلام" پر ۴ بجے شام سے ½۶ بجے شام تک ہوا۔ قبل از لیکچر بوجہ اس تعصب و عناد کے جو لوگوں کو ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہے۔ سامعین کے بہت کم آنے کی امید تھی۔ مگر الحمد للہ کہ لیکچر شروع ہونے پر لوگ کافی تعداد میں آ گئے۔ اور جناب حافظ صاحب کی فصیح زبان سے کلمہ شہادت کی حقیقت اور اسی سلسلہ میں سورہ الحمد کی تفسیر سنکر محو حیرت ہو گئے۔ اور لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہ ہے حقیقت اسلام جو صرف ایک احمدی عالم ہی بیان کر سکتا ہے

دوسرے روز ۹ فروری کو جناب حافظ صاحب کے دوسرے لیکچر کا بذریعہ اشتہار اور منادی کے اعلان کیا گیا۔ جس کا عنوان تھا۔ "اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر" اس روز سامعین پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں آئے۔ دارالبیعت کا تمام کمرہ پر ہو گیا۔ اور لیکچر گاہ کے وسیع صحن میں بھی آدمیوں کی کافی تعداد تھی حضرت حافظ صاحب نے عیسائی اور آریہ مذہب سے اسلام کا مقابلہ کیا۔ اور نہایت لطیف پیرایہ میں زبردست دلائل سے اسلام کی فضیلت ثابت کی۔ اور سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کی وہ عجیب و غریب تفسیر فرمائی جس سے سامعین وجد میں آ رہے تھے:

لودیانہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ ہمارے احمدی بزرگ اپنی خاص جگہ میں پبلک لیکچر دیں۔ اور سامعین باوجود شر پردوں کے روکنے اور اس علم کے کہ احمدی لیکچرار کا لیکچر ہے۔ کافی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ہمارا بزرگ لیکچرار بھی خواجہ کمال الدین صاحب جیسی پالیسی رکھنے والے انسان کی طرح تقیہ سے کام لیکر اپنی احمدیت کو چھپاتا نہیں۔ بلکہ اثنا لیکچر میں سامعین کو کھولکر بتا دیتا ہے۔ کہ کسی مذہب کی ہم پر شکایت نہیں۔ کہ ہم ان کے بزرگوں کو نہیں مانتے۔ ہم تو سب مذاہب کے بزرگوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مانتے ہیں۔ البتہ دیگر مذاہب پر ہمارا شکوہ ہے کہ وہ ہمارے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے:

غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دونوں لیکچر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے ہوئے۔ اب ارادہ ہے کہ ایک مرتبہ جناب مولانا مولوی صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کے دو تین لیکچر کرا کر بعد ازاں انجمن احمدیہ لودہیانہ کا سالانہ جلسہ وسیع پیمانہ پر کیا جاوے۔ وباللہ التوفیق:

دعا کیجائے

برادر فضل کریم کا لڑکا نمونیا سے بیمار ہے۔ اور بہت دوائیں ڈاکٹری اور یونانی کی ہیں۔ مگر تا حال کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر خدائے رب العالمین سے دعا فرما دیں۔ کہ خداوند کریم اس لڑکے کو جس کا نام اختر علی ہے۔ صحت دیوے آمین ثم آمین:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۶ء

قادیان سے شائع ہونیوالا ترجمۃ القرآن

خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے انجمن ترقی اسلام نے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ذریعہ وجود پذیر ہوئی ہے اس قلیل عرصہ میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک قرآن شریف کے اردو و انگریزی ترجمہ کی اشاعت بھی ہے جس کا پہلا پارہ اردو و انگریزی زبانوں میں گذشتہ دسمبر کے آخری ایام میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ کیسا ہے۔ اور اس میں وہ کیا بات ہے۔ جو آج تک کسی ترجمہ میں نہیں۔ اس کے متعلق شائقین، کو اردو و انگریزی پارے دفتر ترقی اسلام سے منگا کر ملاحظہ کرنے چاہئیں۔ ہم بیان ان خوبیوں اور عمدگیوں کے متعلق کچھ لکھنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اول تو ہمارے اس مضمون کا مقصد اور مدعا کچھ اور ہے۔ دوسرے اس مختصر تحریر میں اس حقیقت کا آشکار کرنا ناممکن ہے۔ جو ترجمہ کے صفحات پر جلوہ فگن ہے۔ البتہ ہم اتنا بتائے دیتے ہیں۔ کہ یہ وہ ترجمہ نہیں جو مولوی محمد علی صاحب نے انجمن احمدیہ قادیان کا کئی سال ملازم رہ کر اور جماعت احمدیہ کا کثیر زر خرچ کرا کے کیا تھا۔ یہ ترجمہ وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے ہیں۔ اور اس وقت تک انہیں کے قبضہ میں ہے۔ اور جس پر وہ اپنے حقوق ملکیت جتلاتے ہیں۔ چونکہ ان کی علمی قابلیت اور دینی واقفیت کئی دفعہ پردہ اخفا سے باہر ہو چکی تھی۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ دنیا کو جو اس وقت تعلیم قرآن کے لئے تشنہ لب اور نہایت مضطر ہے۔ ان کے ترجمہ کے لئے چشم براہ رکھکر آخر کار نہایت مایوس کن سلوک کیا جائے یعنی بجائے اس کے کہ ان کی صادق پیاس کو آب شیریں سے دور کیا جائے۔ ایسا پانی پلایا جائے۔ جو انکے لئے مضر اور نقصان رسان ثابت ہو بلکہ یہ انتظام خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت کیا گیا۔ کہ علوم شرقیہ و مغربیہ کے ماہرین کامل کا ایک بورڈ قائم کیا جائے۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ترقی اسلام کی طرف سے جو پہلا پارہ شائع ہوا۔ وہ اسی انتظام کے ماتحت شائع ہوا۔ پس اگر مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ ایک ایم اے کا کیا ہوا ہے۔ اور وہ بھی علم عربی سے ناواقف کا۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ترقی اسلام کی طرف سے شائع ہونیوالے ترجمہ کو یہ امتیاز بخشا ہے۔ کہ وہ ایک ایم۔ اے کی قابلیت کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ کئی ایک ایم۔ اے اور گریجوایٹ اصحاب کی محنت شاقہ سے مترتب ہوا ہے۔ اور پھر صرف یہی نہیں۔ بلکہ بہت سے مولوی فاضل اور فاضلان عربی و عبرانی اور توریت و انجیل کے ماہرین کامل کی حسن لیاقت اور عمدگئے قابلیت سے مدون ہوا ہے۔ اور ایسے علما کی محنت اور کوشش اس پر صرف ہوئی ہے جنہوں نے تمام مستند تفاسیر قرآن کو ملاحظہ کر لیا تھا اس لئے یہ ترجمہ کسی ایک شخص کی رائے یا دماغ کا نتیجہ نہیں بلکہ علما کے ایک ایسے بورڈ کا مرتب کردہ ہے جس میں ہر مذاق کے آدمی ہیں۔ پھر اس کے ساتھ اس پاک نفس کی نگرانی اور اصلاح ہے جو عالم علم لدنی اور خدا کے برگزیدہ مسیح کا اس وقت واحد قائمقام ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے قرآن مجید کا خاص فہم عطا فرمایا ہے اور اس پر اس قدر نکات معرفت کھولے گئے ہیں کہ باید و شاید اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس ترجمہ کے شائع کرنے کے متعلق کس قدر احتیاط۔ کوشش محنت اور عرق ریزی سے کام لیا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مختلف اطراف عالم سے اس کی عمدگی کے متعلق اہل علم اور معزز طبقہ کی طرف سے خوشی کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور بہت سے ایسے دل ہیں۔ جو اس بات کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ کہ ہمیں جلدی سارے قرآن کا ترجمہ دیا جائے۔ کیونکہ پہلے تو ہم صرف غائبانہ طور پر قرآن کریم کی تعلیم کے مشتاق تھے لیکن اب آپ نے ہمیں اس پارہ کے ذریعہ اس کی چاشنی لگا دی ہے۔ اس لئے برائے خدا جلدی کیجئے۔ اور سارے قرآن سے ہمیں بہرہ ور کیجئے۔ یہاں گنجائش نہیں۔ ورنہ ہم ایسے لوگوں کے (جن میں مختلف طبقات کے ہندوستانی اور یوروپین شامل ہیں) اصل الفاظ لکھکر بتاتے۔ کہ انجمن ترقی اسلام کی طرف سے شائع ہونے والے ترجمہ کی نسبت ان کے کیا خیالات ہیں۔ اور اس پہلے پارہ نے ان کے قلوب پر کیا کچھ اثر کیا ہے *

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کی عنایت ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان تھک کوششوں اور لگاتار جانکاہیوں کے طفیل انجمن ترقی اسلام کو ایسے وجود میسر ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے اس ترجمہ کی تدوین میں حصہ لیا۔ اور دنیا کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کر کے ثواب دارین حاصل کرنے کے مستحق ہوئے ہیں۔ ورنہ ناممکن ہے کہ دنیا کی کوئی اور انجمن یا کوئی اور دماغ ان باتوں کو صفحہ روزگار پر آشکار کر سکتے۔ جو انہوں نے کئے ہیں۔ اس لئے انجمن ترقی اسلام کے بانی کے مطہر وجود اور علمائے مترجمین کی سعی مشکور کے سامنے جس قدر بھی اہل دنیا کے سر بپئے تسلیم جھکیں۔ اسی قدر کم ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ انہیں وہ چشمۂ حیات ملا ہے۔ جو مدتوں سے کھو یا جا چکا تھا۔ اور جس کی تلاش کو سعی بے سود سمجھکر چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے۔ اور جائز خوشی ہے کہ سمجھدار اور عقل مند طبقہ کی طرف سے ترجمۃ القرآن کے متعلق اسی قسم کا تشکر آمیز سلوک ہو رہا ہے جس کی ہمیں توقع تھی۔ لیکن جیسا کہ ہر ایک خوشی کے ساتھ رنج اور ہر ایک راحت کے ساتھ غم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمیں اس خوشی کے ساتھ یہ رنج بھی ہے۔ کہ ان لوگوں نے جو کسی وقت ہمارے ہی کہلاتے تھے حسد اور بغض کی وجہ سے اندھے ہو کر اس ترجمہ کے متعلق لوگوں میں غلط فہمی پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس بات کا تو خدا کے فضل اور کرم سے ہمیں کوئی غم نہیں۔ کہ ان کی یہ کوشش ہمارے لئے سنگ راہ ثابت ہوگی۔ البتہ اس بات کا افسوس ہے۔ کہ وہ قرآن کریم ایسی نعمت بے بہا سے لوگوں محروم کرنے یا ان کے دلوں میں شکوک ڈالنے کی کیوں سعئے نارو اکر رہے ہیں جس کے صلہ میں انہیں خسر الدنیا والاخرہ کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ اگر انجمن ترقی اسلام کی طرف سے شائع ہونیوالے ترجمہ کی نورانی کرنوں سے ان کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ تو انہیں چاہئے تھا۔ کہ کسی اندھیری کوٹھڑی میں دبک کر بیٹھ رہتے۔ نہ کہ چاند پر خاک اڑانی شروع کر دیتے

جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ انہی کے منہ پر الٹی خاک آپڑی۔ لیکن تعصب اور عداوت نے انہیں کچھ نہ سوچنے دیا۔ اس لئے انہوں نے وہ کچھ کیا جسے کر کے انہیں خود بھی افسوس کرنا پڑیگا۔ اس ترجمہ کی نسبت پہلے مولوی محمد علی صاحب نے عوام کو اس طرح غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش۔ کہ اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کا مصداق اس ترجمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ ایک صریح کذب اور کھلا افترا تھا جس کا اسی وقت یہ جواب دیا گیا۔ کہ اس شائع شدہ پارہ کے صفحہ ۴۳ و ۴۴ کو پڑھو۔ اور اگر کچھ حق اور انصاف کا مادہ باقی ہے۔ تو اپنے افترا کی تردید کرو۔ لیکن جہاں حق اور صداقت سے کام ہی نہ ہو۔ اور ضد و تعصب پیش نظر ہو۔ وہاں سے کسی غلطی کے اعتراف کی توقع رکھنا لاحاصل ہوتی ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ مولوی محمد علی صاحب اس غلطی کو مان کر اپنی افترا پردازی سے دست کش ہوتے۔ پیغام صلح میں اسی پہلی بات کو توڑ موڑ کر پیش کر دیا ہے۔ جس کا دندان شکن جواب بھی دے دیا گیا ہے۔ لیکن اب اپنے امیر کی اقتدا میں خواجہ کمال الدین صاحب نے اس ترجمہ کے متعلق غلط فہمی پھیلانی چاہی ہے اور اخبار زمیندار میں لکھا ہے۔ کہ "اس کی (انجمن ترقی اسلام کی طرف سے شائع ہونے والے ترجمہ کی) ایک غرض ان عقائد باطلہ کی ترویج ہے جن سے ختم نبوت کی ہتک متصور ہے" لیکن یہ بھی ایسا ہی صریح افترا ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی نے کیا ہے۔ ترجمۃ القرآن میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اپنے ساتھ دلائل اور براہین رکھتا ہے۔ اور پوری پوری تحقیق اور بغیر کسی قسم کے میل الی الباطل کے لکھا گیا ہے اس لئے یہ بالکل غلط ہے کہ اس سے خاتم النبیین کی ہتک ہوتی ہے۔ بلکہ صحیح اور درست بات یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کی اصل شان و شوکت اس میں بیان کی گئی ہے۔ اور ممکن نہیں کہ اس سے بڑھکر آپ کی شان کو کوئی بیان کر سکے اس بات میں اگر کسی کو شک و شبہ ہو۔ تو ہم ہر وقت دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ ترجمۃ القرآن کے متعلق ان لوگوں کی طرف سے ایسی ایسی باتیں مشہور کی جاتی ہیں جو بالکل سرتاپا غلط ہیں۔ اس بات کے شائع کرنے کی خواجہ صاحب کو کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کی وجہ جو انہوں نے خود لکھی ہے۔ یہ ہے۔ کہ مجھے اس سفر جو یوپی اور سندھ کے بعض مقامات میں تھا معلوم ہوا کہ انجمن ترقی اسلام قادیان کا شائع کردہ ترجمہ قرآن مطبوعہ عمداً حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کی طرف منسوب ہو رہا ہے چنانچہ حیدرآباد سے بھی مجھے ابھی ایک محترم نے اطلاع دی"۔ لیکن خواجہ صاحب کی یہ وجہ بنا ر فاسد علی الفاسد ہے کیونکہ اس بات کے باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں یہ ترجمہ مولوی محمد علی کی طرف منسوب ہو رہا ہے۔ ہماری طرف سے اس وقت تک بڑے زور شور سے اس بات کا اعلان ہو رہا ہے۔ کہ یہ ترجمہ ترقی اسلام قادیان کی طرف سے علماء کی کمیٹی کے ماتحت شائع ہو رہا ہے۔ اخبارات میں اشتہارات میں اور خطوط میں ہر طرح سے اسی بات کو واضح کیا گیا ہے۔ اور ہم ایسے اعلیٰ ترجمے کو مولوی محمد علی کی طرف منسوب کرنا اپنے علماء و فضلاء کی سخت ہتک سمجھتے ہیں پھر معلوم نہیں۔ کہ یہ غلط فہمی کس طرح ہو سکتی ہے۔ خواجہ صاحب نے صرف حیدرآباد سے آنے والے خط کا ذکر کیا ہے۔ لیکن حیدرآباد میں نواب عماد الملک صاحب نے ہمارا ترجمہ اس انگریزی چٹھی کو پڑھکر منگایا تھا جس میں فضلاء قادیان کے نام درج ہیں نیز جناب مفتی محمد صادق صاحب و مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب پچھلے دنوں جب حیدرآباد تبلیغی اغراض کے لئے گئے تھے۔ تو انہوں نے بالمشافہ بھی اس ترجمہ کے متعلق بتا دیا تھا اس لئے یہ تو ممکن ہی نہیں کہ نواب عماد الملک نے خواجہ صاحب کو خط لکھا ہو۔

خواجہ صاحب کا اس تحریر کے شائع کرنے سے اصل مقصد اور مدعا یہ تھا۔ کہ ہمارے ترجمہ کے متعلق غلط فہمی پھیلائیں اور مولوی محمد علی کے ترجمہ کے بارے میں لوگوں کا اشتیاق بڑھائیں۔ لیکن ہم صاف کہے دیتے ہیں کہ اس طرح انہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ اور جب ان کا ترجمہ شائع ہوگا تو دنیا خود فیصلہ کریگی کہ کونسا ترجمہ کس تشنہ کامی کے لئے سود مند ہے۔

موجودہ حالات میں جبکہ دنیا کے بیشتر حصہ میں تعلیم قرآن کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ اور پھر جب کہ اس کے لئے کوشش کیجاتی ہے۔ تو کچھ ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو اس کام میں رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ احمدی جماعت کے لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اب ان کی اپنے فرائض کو ادا کرنے کی ذمہ داری کس قدر بڑھ جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہر ایک احمدی کو ہر وقت ہی اپنے فرائض کے ادا کرنے کے لئے خاص فکر اور توجہ ہونی چاہیئے لیکن جس طرح جنگ کے موقعہ پر جبکہ دشمن سامنے کھڑا ہوتا ہے اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ہر ایک احمدی کی اس وقت جبکہ ان کی کوششوں کو ناکام رکھنے اور تمام دنیا کو قرآن شریف سے مہجور کرنے کے لئے سعی کی جا رہی ہے۔ نہایت جوش و خروش سے اشاعت قرآن میں ہمت دکھانا چاہیئے۔ اور اسے اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے بیتابانہ جوش سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ اس طرح جہاں انہیں اپنے مخالفین اور معاندین کے ناکام و نامراد ہونے کی خوشی نصیب ہو۔ وہاں انہیں بہت بڑا اجر بھی حاصل ہو۔ وما توفیقنا الا باللہ ھو ربنا نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

اپنے بچوں کے حقیقی خیر خواہ

آج کے اخبار کے ساتھ تعلیم الاسلام

ہائی سکول قادیان کا پراسپکٹس بطور ضمیمہ شائع کیا جاتا ہے۔ اس سے ہر ایک صاحب اولاد بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر اپنی اولاد کو دیندار اور متقی بنانا ہو۔ اس کی زندگی سنوارنی ہو اور اصل معنوں میں اسکو اپنے لئے موجب راحت بنانا ہو۔ تو اس کا یہی طریق ہے۔ کہ اسے ان استادوں کے زیر تربیت رکھنا چاہیئے۔ جن کا ذکر پراسپکٹس میں ہے ہمیں اس بات کے جتلانے کی ضرورت نہیں کہ ہر ایک قوم کی ترقی کا بہت بڑا انحصار اس کی اولاد کی تربیت کی عمدگی پر منحصر ہے کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر جگہ سکول جاری ہیں۔ لیکن ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ تعلیم جس کی فرزندان اسلام کو ضرورت ہے۔ سوائے قادیان کے اور کسی جگہ نہیں دی جاتی۔ اس لئے کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ والدین جنکے لڑکے یہاں اپنی زندگی کے دن گذارتے ہیں جس پر ان کی آئندہ زندگی کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ اور کس قدر افسوس ہے ان اصحاب پر جو اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجتے۔ اور انکی ابتدائی زندگی کو ایسے تاثرات کے زیر رکھتے ہیں جن کا نتیجہ آخر کار نہایت خطرناک اور دل شکن نکلتا ہے۔ ایسے والدین کو ہم اپنی اولاد کا حقیقی خیر خواہ نہیں کہہ سکتے۔

پراسپکٹس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سطحی باتوں کا اظہار ہے۔ اصلیت ان طلباء سے پوچھو جو یہاں سے فارغ التحصیل ہوکر نکلے ہیں تاہم

ہمارے نزدیک میثاق النبیین کے مُصدّق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

۶ فروری کے پیغام کا جواب

مولوی محمد علی صاحب نے ہم پر الزام لگایا تھا کہ ترجمۃ القرآن میں آیت میثاق النبیین کا مصدق مرزا صاحب کو قرار دیا ہے اور رسول اللہؐ کے متعلق اس پیشگوئی کے ہونے سے انکار کیا ہے۔ یہ ایک بہتان عظیم تھا لہذا اس کی تردید فاروق اور الفضل میں بدلائل واضحہ کی گئی جس کا جواب چونکہ مولوی محمد علی صاحب سے نہیں ہو سکتا اسلئے انہوں نے ۶ فروری کے پیغام کے ۱۴ صفحے گالیوں سے بھر دیئے ہیں اور مختلف قسم کے طعنے اور متفرق اعتراضات کر دیئے ہیں تاکہ خلط بحث ہو اور ان کی کمزوری عوام الناس کی نظر سے چھپی رہے۔ کچھ ضرورت نہ تھی کہ ایسی لغویات کی طرف توجہ کی جاتی۔ لیکن چونکہ مولوی محمد علی صاحب کو امیر قوم ہونے کا ادعاء باطل ہے اس لئے ان کے مفتریات کی پردہ براندازی کے لئے چند صفحے الفضل کے دینے پڑے ہیں۔ ایک حصہ اس مضمون کا تو ناظرین کرام اس سے پہ سنہ نمبر ۸۹ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اب یہ اس کا بقیہ ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ایک میں اصل مضمون کے متعلق جس قدر اعتراضات تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔ اور دوسرے میں مولوی محمد علی کی متفرق نکتہ چینیوں کا رد کیا گیا ہے ؀

(ایڈیٹر)

حصّہ اوّل

محمد علی۔ باقی رہی یہ بات کہ میاں صاحب نے ترجمۃ القرآن میں آیت واذ اخذ میثاق النبیین کا مصدق آنحضرت صلعم کو بھی مانا ہے۔ یہ ٹھیک درست ہے مگر میں نے جس قدر واقعات دیکھے ان کی بناء پر کہا جو کچھ کہا میں نے جمعہ کے خطبہ میں یہ نہیں کہا تھا کہ میں نے سارا ترجمہ پڑھ لیا ہے جس قدر پڑھا تھا اسی قدر حوالہ دیا نہ جمعہ کے خطبہ میں میں ترجمہ پر ریویو کرنے کھڑا ہوا تھا۔ کہ پہلے سارے ترجمہ کو پڑھ لیتا تو پھر کچھ کہتا۔ میں نے یہ آپ لوگوں کے ترجمہ پر ریویو لکھا نہ خطبہ میں اس پر ریویو کرنے کے لئے کھڑا ہوا نہ میرے الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ کہ میں ریویو کر رہا تھا۔ پیام صفحہ ۶ ک ۲

الفضل۔ جب ہمارے ترجمۃ القرآن میں صاف لکھا ہوا ہے کہ آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے مصدق آنحضرت صلعم ہیں اور وہی عہد کے رسول ہیں تو پھر تمہاری یہ کس قدر بے ایمانی ہے کہ اتنا بھی نہ جانتے ہو کہ میاں صاحب نے ترجمۃ القرآن میں آیت اخذ اللہ میثاق النبیین کے آنحضرت صلعم کے حق میں ہونے سے انکار کیا ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ خطبہ جمعہ میں میں ترجمہ پر ریویو کرنے نہیں کھڑا ہوا تھا۔ تو کیا تم ممبر خطبہ کو اس جھوٹ سے ناپاک کرنے کے واسطے کھڑے ہوئے تھے سوچو! کیا شریعت اسلام اس قسم کے بیجا الزام لگانے کی اجازت دیتی ہے۔ جیسا الزام تم نے لگایا ہے۔ افسوس! تم کو ندامت نہ آئی اور ایسا کچا عذر کرتے ہو کہ میں نے سارا ترجمہ نہیں پڑھا تھا۔ اگر تمہارا دل صاف ہوتا تو علم کے بعد تردید کرتے ؀

محمد علی۔ اگر میں نے اس کو ظلم عظیم کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کے متعلق پیشگوئیوں کو مرزا صاحب پر کیوں لگایا جاتا ہے تو یہ گالی نہیں کیا میں یوں کہتا کہ آنحضرت صلعم کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ان کو آنحضرت صلعم کے حق میں ہونے سے انکار کرنا منتقیانہ اور منصفانہ فعل ہے۔ پیام صفحہ ۶ ک ۲

الفضل۔ بیشک اگر کوئی پیشگوئی آنحضرت صلعم کے حق میں ہے۔ اور ایک شخص اس بات کا انکار کرکے اسے کسی اپنے بڑے پر لگاتا ہے۔ تو اس کا نام ظلم عظیم ہی ہوگا۔ اور لاریب یہ قرآن کریم کی تحریف ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھکر وہ شخص ظالم ہے۔ جو ناحق کسی شخص پر یہ الزام دیتا ہے کہ اس نے آنحضرت صلعم کے حق میں جو پیشگوئی تھی اس کو کسی اور پر لگایا ہے۔ اس لئے تم سوچو کہ تم نے کتنا بڑا بہتان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر باندھا ہے۔ کہ انہوں نے ترجمۃ القرآن میں آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے آنحضرت صلعم کے حق میں ہونے سے انکار کیا ہے۔ حالانکہ ترجمۃ القرآن کے صفحہ ۴۳-۴۴ میں خاص طور پر اسبات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصدق آنحضرت صلعم ہی ہیں ؀

محمد علی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود بھی رسول مصدق ہو سکتے ہیں یا نہیں گو ایک جگہ یعنی صفحہ ۴۳-۴۴ پر قادیان کے ترجمہ میں آنحضرت صلعم کو رسول مصدق مانا ہے۔ مگر دوسری جگہ یعنی بالآخرۃ ہم یوقنون کی تفسیر میں یہ مانا ہے کہ مرزا صاحب بھی رسول مصدق ہیں کیونکہ اس آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کو بطور دلیل پیش کیا ہے اس امر پر کہ مرزا صاحب کو رسول ماننا ضروری ہے۔ پیام صفحہ ۱۱ ک ۳

الفضل۔ جھوٹ کہتے ہو۔ بالآخرۃ ہم یوقنون کی تفسیر میں آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کو اس غرض سے ہرگز نہیں لایا گیا کہ اس سے مرزا صاحب کی رسالت اور نبوت ثابت ہوتی ہے۔ اس بات کی ہم پہلے بھی تردید کر چکے ہیں اور اب بھی تردید کرتے ہیں۔ اگر سچے ہو تو دکھاؤ کہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ آیت میثاق النبیین سے مرزا صاحب کی رسالت اور نبوت یا وحی کا ثبوت نکلتا ہے۔ ہم نے تو صرف یہ لکھا ہے کہ پیچھے آنیوالی وحی و رسالت پر ایمان لانیکا ذکر بطور قاعدہ کلیہ کے اس آیت میں ہوا ہے یعنی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین میں جس کا صاف منشا یہ ہے کہ یہ آیت مرزا صاحب کی رسالت کے ثابت کرنیکے لئے نہیں لائی گئی ہے بلکہ اس کو بطور قاعدہ کلیہ کے بیان کیا گیا ہے اگر تم میں غور کا مادہ ہوتا تو تم سوچتے کہ جب اس عبارت میں لفظ قاعدہ کلیہ کا موجود ہے۔ پھر میں کس طرح کہتا ہوں کہ اس آیت سے مرزا صاحب کی رسالت کا ثبوت نکالا گیا ہے۔ تمہارے ذیل کے اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بات کو سمجھا نہ سوچا اور یوں ہی اعتراض کر دیا ہے۔ تم لکھتے ہو۔

محمد علی۔ اب اگر تو لکھنے والے کا یہ مذہب ہو کہ پیچھے آنیوالی وحی کسی خاص شخص کی وحی تک محدود نہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ اس قاعدہ کلیہ کا یہ اس

غرض کے یہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلعم کے بعد جو رسول آتے رہیں گے۔ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے رہیں گے۔ مگر ان مترجمین کا ہرگز یہ خیال نہیں کہ اور بھی رسول آسکتے رہیں گے بلکہ پیچھے آنے والی وحی کو محدود کر دیا ہے مسیح موعودؑ کی وحی پر بس ایک وہی پیچھے آنے والی وحی ہے۔ جو رسولؐ کے بعد آئیگی کیونکہ جہاں لفظ لکھے ہیں۔" اور ایک وہ وحی جو پیچھے آنے والا دوسرے والی ہے" اس کے ساتھ ہی یہ فقرہ ہے۔" اور یہ وہ وحی ہے جو سورۃ الجمعہ ع ۶۲ آیت ۳ و ۴ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم۔ وآخرین منہم لما یلحقو بہم میں موجود ہے"، تو پس معلوم ہوا کہ ان مترجمین کے اعتقاد کی رو سے الآخرۃ سے مراد صرف ایک مسیح موعودؑ کی وحی ہے۔ پیام صفحہ ۱۲۔ کالم ۱

الفضل۔ امیر پیام ! ہوش کرو۔ قاعدہ کلیہ کے بیان کرنے میں تم غلطی کر رہے ہو قاعدہ کلیہ متعلق اس وحی کے نہیں ہے جو آنحضرت صلعم کے پیچھے اترنے والی ہے۔ اور جس کا بالآخرۃ ہم یوقنون میں ذکر ہے بلکہ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین میں جس قاعدہ کلیہ کا ذکر ہے وہ تو آدم سے لیکر ہر ایک پیچھے اترنے والی وحی کے متعلق ہے۔ دیکھو الفضل مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء میں ہم نے صاف لکھا تھا۔ کہ بعض صحابہ اور تابعین اور ایک جماعت مفسرین کے نزدیک وہ رسول جس کا اس آیت میثاق النبیین میں ذکر ہے اور جن کی بابت تمام نبیوں سے عہد لیا گیا تھا۔ وہ صرف آنحضرت صلعم کی ذات گرامی ہے جن کی بابت تمام انبیاء سے عہد لیا گیا تھا کہ جب آنجناب صلعم نبی ہو کر دنیا میں مبعوث اور تشریف فرما ہوں تو تم سب نے آپ پر ایمان لانا اور آپ کی مدد کرنا اور آپ ہی عہد کے رسول ہیں اور اسی معنے کو ہمارے نزدیک ترجیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ انگریزی ترجمۃ القرآن میں صرف یہی معنی کئے گئے ہیں مگر بعض دیگر صحابہ اور تابعین اور ایک جماعت مفسرین کا یہ مذہب ہے کہ آیت میثاق النبیین میں صرف آنحضرت صلعم ہی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک آیت کا یہ مطلب ہے کہ تمام نبیوں سے یہ ایک عام عہد بھی لیا گیا تھا کہ جب کوئی نبی یا رسول تمہارے پاس آوے جو تمہاری کتاب و حکمت کی تصدیق کرتا ہو تو تم نے اس کی وحی و رسالت پر ایمان لانا اور اس کی نصرت و مدد کرنا چنانچہ آدم سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنے بعد میں آنیوالے نبیوں کی رسالت کی تصدیق کریگا اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور دیگر انبیاء سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنے بعد میں آنیوالے سب نبیوں کی وحی و رسالت کی تصدیق کریں اور اپنی امت کو ان پر ایمان لانیکی تاکید کریں اور یہی وہ معنے ہیں جو بالآخرۃ ہم یوقنون کی تفسیر کے حاشیہ میں بطور نوٹ کے ذکر کئے گئے ہیں۔ اور غرض اس سے مسلمانوں کو توجہ دلانا ہے اس امر کی طرف کہ جب ہر نبی سے بھی باوجود اس کی نبوت اور رسالت کے عہد لیا گیا ہے کہ وہ اپنے سے بعد میں آنیوالے نبی کی وحی رسالت پر ایمان لاوین تو تم کیوں اس وحی پر غیر نبی ہو کر ایمان نہیں لاتے جو آنحضرت صلعم کے بعد مسیح موعودؑ پر اتری ہے اور جن کا مسلمانوں کو آیت وآخرین منہم میں وعدہ دیا گیا تھا امیر پیام ! تم نے اس صاف اور سیدھی بات کو تو سمجھا نہیں اور بلا وجہ اس پیچھے آنے والی وحی کو جس کا متن تفسیر میں ذکر ہے اور اس پیچھے آنیوالی وحی کو جس کا حاشیہ میں ذکر ہے ایک ہی پیچھے آنیوالی وحی قرار دیکر خواہ مخواہ مضمون کو گڈمڈ کر دیا ہے۔ حالانکہ ایک پیچھے آنیوالی وحی سے مراد آنحضرت صلعم کے بعد اترنیوالی وحی مراد ہے اور دوسری پیچھے آنیوالی وحی سے مراد ہر وہ وحی ہے جو ایک نبی محمد علی بفرض محال اگر یہ مان لیا جاوے کہ میثاق النبیین والی آیت کا مصداق۔ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلعم کو مانتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اتنی بات سے وہ بد ظنی کیونکر دور ہو جاتی ہے جس کے وہ شاکی ہیں کیا بالآخرۃ ہم یوقنون کے معنے مسیح موعود کی وحی پر لانا میں نے ان کی طرف غلط منسوب کئے ہیں اور ان کا ترجمہ صاف اس بات کا مقر نہیں اور کیا میثاق النبیین والی آیت اسی کی تائید کے لئے پیش نہیں کی گئی بفرض محال۔ اگر یہ بھی مان لیں کہ انہوں نے اس کی تائید میں میثاق النبیین والی آیت کو پیش نہیں کیا۔ یا میں نے ان کا مطلب غلط سمجھا ہے یا غلط بیان کیا ہے تو کیا اس سے اصل بات میں کوئی فرق آجاتا ہے۔ اصل بحث تو یہی ہے کہ بالآخرۃ ہم یوقنون میں کیا مراد ہے؟ پیام ص۵ ک۲

الفضل۔ بفرض محال نہیں بلکہ بطور امر واقعہ کے یہی بات درست ہے۔ کہ آیت میثاق النبیین کا مصداق ہم آنحضرت صلعم کو سمجھتے ہیں اور یہ بات تم خود پیام ص۶ ک۲ میں تسلیم کر چکے ہو کہ ہمارے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۴۳-۴۴ میں صاف لکھا ہے کہ اس آیت کے مصداق آنحضرت صلعم ہیں۔ اور اس کے سوا ہم الفضل صفحہ ۷ کالم ۲ میں بھی لکھ لکھ چکے ہیں کہ آیت میثاق النبیین میں جس رسول کا ذکر ہے وہ آنحضرت صلعم ہی ہیں۔ بالآخرۃ ہم یوقنون کے معنے پر جو اعتراض تم نے کیا ہے۔ یہ بھی ہم پر نہیں کیا بلکہ تمہارے اس اعتراض کا نشانہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ ہیں۔ جن کی اتباع میں ہم نے یہ ترجمہ کیا ہے تم قسم اٹھا جاؤ کہ بالآخرۃ ہم یوقنون کے یہ معنے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اول نے نہیں کئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی میں نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کے رسالہ تفسیر القرآن میں شائع نہیں ہو چکے اگر سچے ہو تو میدان مقابلہ میں آؤ ورنہ خدا کی لعنت سے ڈرتے اور ہم پر جھوٹے الزامات نہ لگاؤ یہ بھی تم نے جھوٹ بولا کہ بالآخرۃ ہم یوقنون کی تفسیر میں قادیان کے ترجمۃ القرآن میں آیت واذا اخذ اللہ میثاق النبیین کو اس امر کے استدلال میں لایا گیا ہے۔ کہ اس سے مرزا صاحب کی آخری وحی کا ثبوت نکلتا ہے۔ کیونکہ ترجمۃ القرآن میں اس قسم کا کوئی لفظ بھی ہم نے نہیں لکھا جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ آیت میثاق النبیین سے مرزا صاحب کی وحی کا ثبوت نکلتا ہے۔ ہم نے الفضل مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۶ء میں بھی سمجھایا تھا کہ اگر آیت بطور دلیل اس امر کے بیان ہوتی کہ اس سے مرزا صاحب کی آخری وحی کا ثبوت نکلتا ہے تو عبارت حاشیہ یوں نہ ہوتی کہ "پیچھے آنے والی وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر بطور قاعدہ کلیہ کے اس آیت میں ہوا"۔ بلکہ عبارت یوں ہوتی ہے کہ "اس آیت میں اس پیچھے آنے والی وحی و رسالت کا ذکر ہوا ہے جس کا بالآخرۃ ہم یوقنون میں بیان ہوا ہے"۔ مگر افسوس کہ تم نے بات کو نہ سمجھا نہ سوچا اور یوں ہی ایک اعتراض جڑ دیا۔ حالانکہ تمہیں چاہیئے تھا کہ جب ترجمہ کے حاشیہ میں لفظ قاعدہ کلیہ کا صاف اور صریح طور پر لکھا ہوا موجود ہے اور ہم نے تم کو توجہ بھی دلائی ہے تو تم اس پر غور کرتے اور سوچتے کہ اگر جیسا کہ تم ہم پر الزام لگاتے ہو۔ یہ منشا ہوتا کہ آیت میثاق النبیین سے مرزا صاحب کی آخری وحی کا ثبوت نکلتا ہے۔ تو پھر لفظ قاعدہ کلیہ کا کیوں لکھا جاتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ باوجود سمجھانے کے تم نہیں سمجھے۔ ہاں یہ بات

بھی تم نے عجیب ہی - جو لکھا۔ کہ اگر یہ بھی مان لیں۔ کہ انھوں نے میثاق النبیّین والی آیت کو تائید میں پیش نہیں کیا - یا میں نے ان کا مطلب غلط سمجھا ہے۔ یا غلط بیان کیا ہے۔ تو کیا اس سے **اصل بات میں کوئی فرق آجاتا ہے اصل بحث تو یہی ہے۔ کہ بالاخرۃ ھم یوقنون میں کیا مراد ہے** حالانکہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ اے پیام پارٹی کے امیر! کیا تم ایمان سے کہتے ہو۔ کہ اصل بحث یہی ہے۔ کہ بالآخرۃ ہم یوقنون سے کیا مراد ہے؟ سنو! یہ تمہارا اتنا بڑا جھوٹ ہے۔ کہ ہزار پردہ ڈالو تو چھپ نہیں سکتا۔ کیونکہ اصل اعتراض ۹ - جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کے خطبہ میں تم نے یہ اٹھایا تھا۔ کہ ترجمہ قرآن میں میاں صاحب نے حضرت نبی کریمؐ کے میثاق النبیّین کے مصداق ہونے سے انکار کیا ہے۔ اسی اعتراض کا ہم نے الفضل ۱۹ - جنوری سنہ ۱۶ء میں جواب دیا۔ اور یہی امر مرکز بحث تھا۔ افسوس کہ تم لوگ راستبازی کو چھوڑ چکے ہو۔ اور بات بات میں جھوٹ بولتے ہو ؛

محمد علی :- خطبہ میں میرا روئے سخن میر محمد سعید جیسے غالیون اور اس کے ہم خیال لوگوں کی طرف تھا۔ اور قادیان کے پارہ اوّل میں بالاخرۃ ھم یوقنون کے نیچے جو نوٹ تھا میرے نزدیک وہ بھی میر محمد سعید کی بات کی تائید کرتا تھا۔

(پیام صفحہ ۱۰ - کالم ۲)

الفضل :- لیکن جب تمہیں اصل حقیقت کا پتہ لگ گیا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ در اصل یہ تمہاری اپنی غلطی تھی۔ اور حضرت میاں صاحب کو تم نے متہم کیا تھا۔ کہ انھوں نے ترجمہ قرآن میں آیت میثاق النبیّین کے آنحضرت صلعم کے حق میں ہونے سے انکار کیا ہے۔ تو تمہارا فرض تھا۔ کہ اس کی تردید کرتے اور اعلان کرتے۔ کہ میں (محمد علی) نے خطبہ جمعہ میں جو کچھ بیان کیا تھا۔ وہ غلط تھا۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ قادیان کے ترجمہ میں صفحہ ۴۳ - ۴۴ پر صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اس آیت میثاق النبیّین کا مصداق آنحضرت صلعم کو قرار دیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ تم بجائے اس کے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے۔ تم نے ساری جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ "تم سب نے اس پیشگوئی سے انحراف کیا ہے۔ اور دنیا میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے حق میں یہ پیشگوئی نہیں ؛ بلکہ مرزا صاحب کے حق میں ہے"۔ (پیام صفحہ ۱۰ - کالم ۲)

وان ھذا الا بھتان عظیم ؛

محمد علی :- میر محمد سعید صاحب کے خطبہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ گویا تمام انبیاء کا آنحضرت صلعم پر ایمان لانا ضروری نہیں تھا۔ بلکہ مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری تھا۔ (پیام صفحہ ۵ کالم ۲)

الفضل - میر صاحب موصوف پر تمہارا یہ محض اتہام ہے۔ کہ انھوں نے ایسا لکھا ہے۔ ایک آیت کے اپنے ذوق پر اگر انھوں نے ایک معنے کئے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ایسا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ تم نے ان کی طرف منسوب کیا ہے۔ کیا تم نے میر صاحب موصوف سے دریافت کر لیا ہے۔ بندۂ خدا اتنا تو سوچو۔ جو مرزا صاحب کو مانیگا۔ کیا وہ آنحضرت صلعم کو نہیں مانیگا۔ مرزا صاحب پر ایمان لانا تو جبھی متحقق ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے کوئی شخص آنحضرت صلعم پر ایمان لے آئے۔ لیکن یہ تو تمہاری **محض فرضی باتیں** ہیں۔ نہ انبیاء نے مسیح موعودؑ کا زمانہ پایا۔ اور نہ یہ واقعہ پیش آیا۔ اگر انبیاء علیہم السلام مسیح موعودؑ کا زمانہ پاتے۔ تو کیا ہوتا یہ تو ایسا ہی سوال ہے۔ جیسے کہ کوئی کہے۔ کہ اگر آنحضرت صلعم آدمؑ یا نوحؑ یا ابراہیمؑ یا داؤدؑ یا سلیمانؑ یا موسےؑ یا مسیحؑ یا کسی اور نبی کے زمانہ میں ہوتے تو کیا ہوتا۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ کہ جس سے آنحضرت صلعم کی نہایت گستاخی متصور ہے۔ کیونکہ نہ ایسا واقعہ ہوا۔ اور نہ ایسا واقعہ ہونیکا امکان ہے۔ پس اسی طرح تمہارا ایک فرضی سوال کو پیش کرنا کہ اگر انبیاء مسیح موعودؑ کا زمانہ پاتے تو کیا ہوتا۔ نہایت بے ادبی کا سوال ہے۔ تم سوچتے نہیں۔ کہ ایسا کیونکر ممکن ہے۔ کہ ایک ہی وقت میں مسیح موعودؑ بھی ہو۔ اور دوسرے تمام انبیاء بھی موجود ہوں۔ ہر ایک نبی کا ایک وقت تھا۔ جس میں وہ گذر گیا۔ اور ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جس زمانہ میں آنحضرت صلعم ہوئے ہیں۔ اس زمانہ میں اگر بفرض محال اور نبی بھی ہوتے۔ تو یہی ہوتا۔ کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلعم کی غلامی میں ہوتا۔ آپ متبوع کل ہوتے۔ اور باقی سب آپکے تابع۔ آپکے سامنے نہ موسیٰؑ کی نبوت ہوتی۔ نہ مسیح موعودؑ کی نہ ابراہیمؑ نبی ہوتے نہ نوحؑ۔ مگر ہم تو پھر بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ تمہاری محض فرضی باتیں ہیں۔ جو نہ ہوئیں اور نہ ہونگی۔ اور نہ ان پر بحث کرنا جائز ہے۔ اگر اسطرح فرضی بحثیں ہونے لگیں۔ تو سوائے اس کے کہ تمکو کفر و الحاد نصیب ہوگا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلیگا ؛

محمد علی :- میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب اسی اخبار الفضل میں جس میں مجھ پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ تم نے ہماری طرف یہ جھوٹ منسوب کیا ہے۔ کہ رسولٌ مصدق سے ہم محمد رسول اللہ مراد نہیں سمجھتے۔ میں نے چوہدری احمدالدین کا ایک مضمون دیکھا جس میں میر محمد سعید حیدر آبادی کے مضمون کی تائید ہوئی ہے یعنے اس میں لکھا ہے۔ کہ **جناب رسالت پناہ صلعم سے بشمول دیگر انبیاء مرزا صاحب کے متعلق عہد لیا گیا تھا**۔ (پیام صفحہ ۱۴ - کالم ۲ - ۳)

الفضل :- میر محمد سعید صاحب کے متعلق ہم نے اس مضمون کے پہلے نمبر میں جواب دے دیا ہے اس کو پڑھو۔ چوہدری احمدالدین صاحب پر یہ تمہارا محض افتراء ہے۔ کہ انھوں نے یہ لکھا۔ کہ **رسالت پناہ سے بشمول دیگر انبیاء کے مرزا صاحب کے متعلق عہد لیا گیا تھا**۔ چوہدری احمدالدین صاحب نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اور شاہ عبدالقادر صاحب نے لفظ رسولٌ کو (جو آیت میثاق النبیّین میں واقعہ ہے) نکرہ قرار دیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب یعنے خود بدولت یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آیت میثاق النبیّین میں جو عہد انبیاء سے لیا گیا تھا۔ وہ درحقیقت انبیاء کی معرفت ان کی امتوں سے لیا گیا ہے۔ اس لئے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہوئی۔ کہ جو انبیاء آنحضرت صلعم سے پہلے گذرے ہیں۔ ان کی معرفت ان کی امتوں سے یہ عہد لیا گیا تھا۔ کہ وہ آنحضرت صلعم کو مانیں۔ اور آپکی اعانت کریں۔ اور امت محمدیہ سے آنحضرت صلعم کی معرفت یہ عہد لیا گیا ہے۔ کہ بعد میں آنے والے رسولؐ کو مانیں۔ اور یہ ایسے معنے ہیں۔ جن پر آپ کو بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اعتراض ہے تو اس بات پر ہے۔ کہ آیت میثاق النبیّین میں جو لفظ رسولٌ ہے۔ اس سے خاص رسولؐ مراد لیا جاوے اور پھر اس خاص رسولؐ کی نسبت کہا جاوے۔ کہ وہ مرزا صاحب ہیں ؛

محمد علی :- جب تم یہ بحثیں کر رہے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم رسول مصدق نہیں ہو سکتے۔ تو میاں صاحب کا اب یہ انکار بے معنے ہے۔ (پیام صفحہ ۱۲ کالم ۱)

الفضل:- پانچ چار مُریدوں کا نام تو لو۔ جنھوں نے اس امر پر بحث کی ہو۔ کہ آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے مصدق آنحضرت صلعم نہیں ہیں۔ بلکہ مرزا صاحب ہیں۔ تمہارا یہ فقرہ کہ **میاں صاحب کا اب یہ انکار بے معنی ہے**۔ نہایت ہی فضول فقرہ ہے۔ کیا حضرت میاں صاحب نے کبھی اس کے خلاف کچھ کہا ہے۔ جس ترجمہ کو تم حضرت میاں صاحب کا ترجمہ کہتے ہو۔ اس میں تو صاف لکھا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصدق آنحضرت صلعم ہیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ تم کو حسد کھا گیا ہے۔ اور بات بات میں جھوٹ بولتے ہو۔

محمد علی:- ان سوالوں کا جواب صفائی سے دو۔ (۱) حضرت مسیح موعودؑ رسولؐ ہیں یا نہیں؟ (۲) حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق کل صاحب کتاب نبیوں سے میثاق لیا گیا تھا یا نہیں؟ (پیام صفحہ ۱۲ - کالم ۲)

الفضل:- (۱) حضرت مسیح موعودؑ بیشک رسولؐ ہیں۔ (۲) ہمارے نزدیک **آیت میثاق النبیین** کے مصدق آنحضرت صلعم ہی ہیں۔ جیسا کہ الفضل مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۷ کالم ۲ - میں ہم شائع کر چکے ہیں۔ کہ صحابہ اور تابعین اور مفسرین کے دونوں مسلکوں میں ہمارے نزدیک ترجیح اسی معنے کو ہے۔ کہ آیت میثاق النبیین میں جس رسولؐ کا ذکر ہے۔ وہ آنحضرت صلعم ہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ **انگریزی ترجمۃ القرآن** میں دوسرے مسلک کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ گو وہ بھی بعض صحابہ سے منقول ہے" اس کے علاوہ ترجمۃ القرآن کے صفحہ ۴۳ - ۴۴ - وغیرہ میں اس بات کی بالوضاحت تشریح ہو چکی ہے۔ کہ عہد کے رسولؐ صرف آنحضرت صلعم ہی ہیں نہ کوئی اور۔

محمد علی:- میاں صاحب اس بارے میں اپنا صاف صاف عقیدہ بیان کریں پہلے مسئلہ نبوت کو بھی انھوں نے صاف اور واضح کر کے بیان نہیں کیا۔ (پیام صفحہ ۱۴ کالم ۲)

الفضل:- مسئلہ نبوت کے متعلق حضرت میاں صاحب نے سینکڑوں ورق لکھے۔ اور اس کی توضیح اور تشریح میں حقیقۃ النبوۃ جیسی بے نظیر کتاب بھی شائع کی۔ اور بیسیوں مرتبہ اس مسئلہ کو تقریروں میں بھی کھول کر بیان کیا گیا ہے اور دوست و دشمن اس مسئلہ سے بخوبی واقف بھی ہیں۔ اور تم خود اچھی طرح سے اس بات کو جانتے بھی ہو۔ کہ اس مسئلہ کا اب کوئی ایسا پہلو باقی نہیں۔ جسکا بیان کرنا باقی رہ گیا ہو۔ مگر افسوس کہ تمہاری چالبازیوں میں فرق نہ آیا۔ اور تمہاری وہی دھوکا بازی ہے۔ جو پہلے تھی۔ میثاق النبیین کے متعلق تم خود مانتے ہو۔ کہ ترجمۃ القرآن کے صفحہ ۴۳ - ۴۴ - میں اس کی پوری تشریح موجود ہے۔ اور جو شخص بھی اس موقعہ کو دیکھے گا۔ وہ بھی اس امر کی شہادت دیگا۔ کہ نہایت ہی شرح و بسط سے اس مسئلہ کو بیان کیا جا چکا ہے۔ (کہ ہمارے نزدیک آیت میثاق النبیین کے مصدق آنحضرت صلعم ہیں) مگر اب نہ معلوم وہ کونسی صفائی عقیدہ باقی ہے جس کے تم طالب ہو۔ خدا کا خوف کرو۔ اور ایسی دھوکہ دہیوں سے باز آؤ۔

محمد علی:- رسولؐ متبوع - مسیح موعودؑ ہیں یا آنحضرت صلعم (پیام صفحہ ۱۳)

الفضل:- رسول متبوع آنحضرت صلعم ہیں مسیح موعودؑ آپکے تابع ہیں۔ اور غلام۔

ایک نہایت ضروری بات

اس جگہ اس بات کا نوٹ کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ مولوی محمد علی نے ۶ - فروری ۱۹۲۶ء کے پیام میں لکھا ہے۔ کہ جب ایک نبی آجاتا ہے۔ تو اسوقت سارے لوگ جو اس وقت زندہ ہوں۔ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس نبی پر ایمان لاویں۔ حتیٰ کہ اگر ایک نبی بھی اس وقت زندہ ہو۔ تو اس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس دوسرے نبی پر ایمان لاوے کیونکہ اس وقت **حقیقی متبوع یہ دوسرا نبی ہوتا ہے۔ نہ پہلا نبی اور پہلے نبی کا زمانہ ختم ہو کر دوسرے نبی کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے** اور چونکہ وقت کا نبی پھر دوسرا نبی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی کا ماننا ضروری ہوتا ہے۔ (پیام صفحہ ۱۱ - ۱۲)

الفضل:- یہ تو صحیح ہے کہ جب ایک نبی آجاتا ہے۔ تو اس وقت اگر ایک پہلا نبی بھی موجود ہو۔ تو وہ بھی اس دوسرے نبی کی نبوت اور رسالت پر ایمان لاوے گا۔ کیونکہ انبیاء کی یہی شان ہے۔ کہ اپنے سے پہلے اور پیچھے آنے والے سب نبیوں کی تصدیق کریں۔ لیکن یہ جو تم نے کہا ہے۔ کہ اس ایمان لانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ حقیقی متبوع یہ دوسرا نبی ہو جاتا ہے۔ اور پہلے نبی کا زمانہ نبوت ختم ہو جاتا ہے۔ اور اسوقت کا نبی یہ دوسرا نبی ہو جاتا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اگر بطور فرض[1] کے یہ مان لیا جاوے۔ کہ اگر آنحضرت صلعم کے عہد مبارک میں بھی کوئی اور نبی آجاتا۔ تو تمہارے اس قول کے بموجب پھر یہ ہوتا کہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا زمانہ تو ختم ہو جاتا۔ اور پھر وقت کا نبی دوسرا نبی ہوتا۔ اور حقیقی متبوع بھی دوسرا نبی ہوتا۔ اور آنحضرت صلعم تو تمہارے نزدیک پھر ایسی صورت میں تابع ہوتے۔ اور آپ کی نبوت بھی باقی نہ رہتی۔ حالانکہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کو کوئی مسلمان سن بھی نہیں سکتا۔ اور اگر تم کہو۔ کہ حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیّین لما وسعہما الا اتباعی بھی تو وارد ہے۔ سو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ یہ حدیث صرف ہمارے نبی کریم صلعم کی ہی فضیلت میں ہے۔ کہ اگر بفرض محال آپکے زمانہ میں پہلے انبیاء میں سے بھی کوئی نبی یا رسولؐ زندہ ہوتا۔ تو وہ بھی آپ کا متبع اور پیرو ہوتا۔ اور آنجناب صلعم متبوع حقیقی ہوتے۔ اگر اس حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ الخ کو عام کروگے۔ تو تم ہی سوچو۔ کہ پھر اس میں آنحضرت صلعم کی کیا خصوصیت رہی۔ یہ

---

[1] اس فرض کی تشریح کے لئے وہ حدیث پڑھو جو بخاری شریف اور صحاح ستہ کی دوسری کتابوں میں موجود ہے۔ کہ جب آنحضرت صلعم ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے۔ تو آنحضرت صلعم نے ابن صیاد سے کہا۔ کہ کیا تو میری رسالت کو مانتا ہے؟ تو اُس نے کہا۔ کہ میں آپکو عرب کا رسولؐ مانتا ہوں اسپر ابن صیاد نے آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کہ کیا آپؐ بھی میری رسالت کو قبول کرتے ہیں؟ تو آنحضرت صلعم نے جواب میں فرمایا۔ اٰمنتُ باللہ ورسلہ۔ فتح الباری۔ شرح صحیح بخاری جلد ۶ صفحہ ۱۲۰۔ باب کیف یعرض الاسلام علی الصبی میں آنحضرت صلعم کے اس جواب اٰمنتُ باللہ ورسلہ۔ کی تشریح میں لکھا ہے "مُحَصَّلُ مَا اَجَابَ بِہِ النَّبِیُّ صلعم اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ عَلٰی طَرِیْقِ الْفَرْضِ وَالتَّنَزُّلِ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فِیْ دَعْوَاکَ الرِّسَالَۃَ وَلَمْ یَخْتَلِطْ عَلَیْکَ الْاَمْرُ اٰمَنْتُ بِکَ" منہ

حدیث تو محض آنحضرت صلعم کی برتری اور فضیلت اور خصوصیت کے بیان میں وارد ہوئی ہے۔ اگر اسکو بطور اصول موضوعہ کے ہر نبی کے زمانہ پر لگاؤ گے۔ تو سمجھ رکھو۔ کہ اس طرح تم نے آنحضرت صلعم کی ساری خصوصیت کو مٹا دیا ہے۔ جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ تم پر افسوس کہ تم نے اپنے اس گندے عقیدہ میں سعید بن جبیر کو بھی شامل کر لیا ہے حالانکہ نہ ان کا ایسا اعتقاد تھا۔ اور نہ ان کے کسی قول سے ایسا مترشح ہوتا ہے۔

محمد علی:۔ مجھے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے جو معنے تم نے کئے ہیں۔ کہ یہاں "نبیوں کا اپنی امتوں سے عہد لینا مراد ہے"۔ یہ غلط ہیں۔ اور کوئی عالم یا زبان دان ان معنوں کو درست قرار نہیں دے سکتا۔ (پیام صفحہ ۱۳۔ کالم ۲) اور

پھر لکھا ہے۔ اگر میرے یہ معنے درست نہیں۔ کہ **نبیوں نے اپنی امتوں سے عہد لیا تھا۔** تو سب سے پہلے مسیح موعود کو چھوڑو۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۸ کے حاشیہ پر آپؑ اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں۔

"اسی وجہ سے قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک امت سے بذریعہ ان کے نبی کے یہ عہد لیا گیا تھا" ٭

اور یہی وہ معنے ہیں۔ جو میں نے کئے تھے۔ (پیام صفحہ ۱۴ کالم ۲)

الفضل:۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو معنے اس آیت کے بیان فرمائے ہیں۔ ان پر ہمارا ایمان ہے۔ اور وہ بالکل صحیح اور حق ہیں۔ لیکن یہ جو تم نے کہا۔ کہ الفضل نے تمہارے جن معنے پر اعتراض کیا تھا۔ وہ بھی یہی تھے۔ یہ بالکل غلط کہتے ہو۔ پیام ۹ جنوری میں جو معنے آیت میثاق النبیین کے تم نے کئے تھے۔ وہ یہ ہیں۔

"جب اللہ تعالےٰ نے **نبیوں کا عہد لیا۔** نبیوں کے عہد سے کیا مراد ہے۔ اگلی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبیوں کے عہد کا مطلب نبیوں کا اپنی امتوں سے عہد لینا مراد ہے۔ کیونکہ نبیوں نے تو اس وقت تک جب اس عہد کے پورا کرنے کا وقت آئے زندہ نہیں رہنا تھا۔ اس لئے دراصل نبیوں نے اپنی اپنی امتوں سے اقرار لیا۔ اور اسی اقرار کو اللہ تعالےٰ نے ان نبیوں کا عہد کہا۔ وہ عہد کیا تھا۔ وہ عہد یہ تھا۔ کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی۔ پھر تمہارے پاس ایک رسولؐ آئے گا۔ جو سچ کر دکھائیگا۔ اس کو جو تمہارے پاس ہے۔ تم نے ضرور ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اور بالضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کیا تم اقرار کرتے ہو۔ ان نبیوں کی امتوں نے کہا۔ کہ ہاں ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے گواہ رہو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں" ٭

اب تم خود ہی اندازہ کرلو۔ کہ مسیح موعودؑ کے اور تمہارے معنے میں کتنا فرق ہے۔ اور اگر تم کو سمجھ نہ ہو۔ تو ہم اب بھی کہتے ہیں۔ کہ کسی عالم یا زبان دان کے سامنے یہ عبارت پیش کرکے دریافت کرو۔ کہ آیت میثاق النبیین کا یہ ترجمہ صحیح ہے یا غلط۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ تمہارا یہ ترجمہ بالکل بے معنے ہے۔ نہ تم اس کو سمجھتے ہو اور نہ تمہاری پارٹی میں سے کوئی سمجھ سکتا ہے۔ اگر باور نہ ہو۔ تو منصف مقرر کرلو ٭

محمد علی:۔ مجھے کہا جاتا ہے۔ کہ تم نے جو آیت میثاق النبیین کے معنے کئے ہیں۔ اور اس کے خلاف معنے کرنے والے کو فاسق کہا ہے۔ تو یہ زد سعید بن جبیر پر پڑتی ہے کیونکہ سعید بن جبیر آنحضرت صلعم کے ساتھ دوسرے بعض انبیاء سابقین کو بھی اس پیشگوئی مصدق لما معکم کا مصداق سمجھتے تھے۔ سو یہ مجھ پر افترا ہے۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا۔ کہ جو شخص آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ کا مصداق آنحضرت صلعم کے ساتھ کسی اور کو بھی سمجھتا ہو۔ تو وہ فاسق ہے۔ میں نے تو صرف یہ کہا تھا۔ کہ جو شخص اس پیشگوئی کے آنحضرت صلعم کے حق میں ہونے سے انکار کرتا ہے۔ وہ فاسق ہے۔ (پیام صفحہ ۱ کالم ۱-۲)

الفضل:۔ بہتر۔ معلوم ہوگیا۔ کہ تمہارے نزدیک سعید بن جبیر نے جو معنے کئے ہیں۔ ان پر فسق کا فتوےٰ عاید نہیں ہوتا۔ اس کو یاد رکھو۔ اور آگے چلو۔ بھولنا نہیں۔

محمد علی:۔ سعید بن جبیر نے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ ہر نبی جو دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس سے عہد لیا گیا۔ کہ تمہارے بعد جو دوسرا نبی آئے۔ اس پر تم نے ایمان لانا ہوگا۔ یعنے جب وہ ظاہر ہوجائیگا۔ تو پہلے نبی کا زمانہ ختم ہوکر دوسرے نبی کا زمانہ شروع ہوجائیگا۔ اور چونکہ وقت کا نبی پھر وہی دوسرا ہوگا۔ اس لئے اسی کا ماننا ضروری ہوگا۔ لیکن چونکہ مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اول اور علماء سلسلہ نے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی صرف آنحضرت صلعم کے حق میں ہے۔ اس لئے سعید بن جبیر کے معنے کو قادیان کے ترجمہ کے نوٹوں میں درج کرنا بے سبب نہیں۔ آخر سعید بن جبیر کے اس معنے کے درج کرنے سے کیا غرض ہے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اس تبدیلی میں تقدم کا سہرا مولوی میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی کے سر پر ہے۔ اور ان کی اتباع میں ہی ترجمہ قرآن میں یہ معنے داخل کئے گئے ہیں (پیام صفحہ ۱۱ کالم ۲-۳)

الفضل:۔ اس عبارت منقولہ سے ظاہر ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ جو الزام تم نے ہم پر قائم کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ ہم نے وہ معنے بھی آیت میثاق النبیین کے ترجمہ میں بیان کردیئے ہیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے کئے ہیں۔ مگر یہ ظلم ہم نے کیوں کیا۔ کہ اس کے ساتھ ان دوسرے معنوں کا بھی ذکر کردیا۔ جو سعید بن جبیر نے کئے ہیں۔ مگر اب یہ بات بھی تم ہی بتاؤ۔ کہ سعید بن جبیر کے معنے نقل کرنے سے اگر ہم فاسق ہوگئے ہیں۔ تو سعید بن جبیر کو تم نے کیا سمجھا۔ جب تم کہتے ہو۔ کہ میر محمد سعید صاحب نے وہی معنے کئے ہیں۔ جو سعید بن جبیر نے کئے ہیں۔ اور ان کو تم فاسق کہتے ہو۔ تو ثابت ہوا یا نہیں کہ تم حضرت سعید بن جبیر کو فاسق کہہ رہے ہو۔ العیاذ باللہ یہ بات کہ آیا ہم نے بھی انکے معنے کئے ہیں۔ یا نہیں جو میر محمد سعید صاحب نے کئے ہیں۔ اسکا جواب جدا آچکا ہے۔

حصہ دوم متفرق اعتراضات کے جوابات

محمد علی۔ میری غلطیوں کو دیکھنا تھا تو میرے نکات القرآن کا ایک حصہ شائع ہو چکا تھا اس میں سے بتاتے کہ کون کون سے مقام غلط ہیں۔ پیغام صفحہ ۱۴۸۔ کالم ۱۔

الفضل۔ تمہارے تفسیری نوٹ قادیان میں آئے تھے اور اس کی فاش غلطیوں پر دارالامان کے اہل علم ہنسے اور ایک دوست نے ارادہ بھی کیا کہ تمہاری غلطیاں جمع کر کے شائع کی جاویں جس سے تمہاری علمی پردہ دری ہو کہ باوجود مولوی سرور شاہ صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تفسیر دن سے سرقہ کرنے کے تم ان کا مطلب نہیں سمجھے مگر اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ تفسیری نوٹ جو مولوی محمد علی نے شائع کئے ہیں اس میں اگر غلطیاں ہیں تو معلوم ہونے پر اصلاح کریگا انسانی کام بے نقص نہیں ہوتے جب تک کسی شعائر اللہ کی ہتک نہیں کرتا یا کوئی ایسا مسئلہ جس کا کہ قومی طور پر تباہ کن اثر ہو نہیں لکھتا عفو سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن اب چونکہ تم نے خود خواہش کی ہے کہ تم کو تمہارے تفسیری نوٹوں کی غلطیاں بتائی جائیں اس لئے اب تم منتظر رہو تمکو عنقریب وہ تمام مقام بتائے جائینگے جن پر تم نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور قرآن کے مطالب کی تحریف کی ہے۔ پیغام ۶ فروری میں جن غلطیوں کی طرف تم نے ایما کیا ہے ان کی قلعی بھی اسی مضمون میں کھولی جائیگی ؛

محمد علی۔ میاں صاحب نے میرا ترجمہ دیکھا تو ہے نہیں اور بن دیکھے اسے ردّی کاغذ قرار دیتے ہیں جو جلانے کے قابل ہیں۔ پیغام صفحہ ۷ کالم ۱۔

الفضل۔ حضرت میاں صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے دو سال کے عرصہ میں جو کچھ تمہاری طرف سے تحریراً یا تقریراً شائع ہوا ہے وہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کرنے کے تم اہل نہیں ہو۔ اگر چاہو تو اس عرصہ کی تحریریں یا تقریریں کسی اہل علم کے سامنے پیش کرو اور پوچھو کہ جس شخص کی یہ عقل اور فہم ہے کیا قرآن کریم کے مطالب کو سمجھ سکتا ہے ؟ اگر ایسا کرو گے تو یقین ہے کہ تمہاری تسلی ہو جائیگی۔

محمد علی کیا میاں صاحب کا یہی تقویٰ ہے جس پر مقام محمود کا دعویٰ ہوتا ہے اور مریدوں سے اشتہار شائع کرائے جاتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ مقام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل سکتا تھا وہ محمود کے وجود میں ملا ہے پیغام ص ۱۴۷ ک ۲ و ۱۔

الفضل۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ حضرت میاں صاحب کو نہ مقام محمود کا دعویٰ ہے۔ اور نہ کسی مرید سے آپ نے کوئی اشتہار شائع کرایا ہے۔ حضرت میاں صاحب کے درس قرآن شریف کے نوٹ الفضل میں چھپ چکے ہیں۔ ان میں عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر پڑھو اور اس افترا سے باز آؤ ؛

محمد علی۔ آج رات کو ہی میاں صاحب کے ایک مرید نے کہا کہ مرزا صاحب کے کام محمد رسول اللہ صلعم سے بڑھ کر ہیں اور جس قدر اصلاح مرزا صاحب نے کی وہ محمد رسول اللہ صلعم نے نہیں کی۔ پھر کہا کہ محمد رسول اللہ صلعم کا معراج مرزا صاحب ہیں اور مرزا صاحب کا معراج محمود ہے اور اس کی تائید میں اس نے یہ آیت پڑھی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ پیغام ص ۱۴۷ ک ۳ ؛

الفضل۔ قرآن مجید میں لکھا ہے ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا۔ اس لئے تم جیسے مفتریوں کی روایت پر کون اعتماد کر سکتا ہے کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جنہوں نے بار بار شائع کیا اور قسمیں کھائیں اور جھوٹے حلف اٹھائے کہ حضرت میاں صاحب نے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کو یہ چٹھی لکھی ہے کہ مجھکو اگر خلیفۃ المسلمین یا خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا جاوے تو میں گورنمنٹ کی بہت کچھ مدد کر سکتا ہوں اور باوجود بار بار کی تردید کے ابتک بھی کہے جاتے ہو کہ بات یہی ٹھیک ہے جو ہم نے کہی ہے

محمد علی۔ کیا میاں صاحب وغیرہ کا یہ فرض نہ تھا کہ وہ انجمن میں یہ معاملہ پیش کرتے یا اخباروں کے ذریعہ سے ہی قوم کو اطلاع دیتے کہ یہ شخص ترجمہ قرآن کے کام کے لائق نہیں اس کے ذریعہ ترجمہ کرا کر قوم کا روپیہ ضائع نہ کیا جاوے۔ کیا یہ ایمانداری ہے کہ باوجود اس علم کے کہ میں اس کام کے قابل نہ تھا۔ یہ سب لوگ خاموش رہے ؟ تم کو کب یہ علم ہوا کہ محمد علی ترجمہ کا اہل نہیں کیا ریویو کے مضامین سالہا سال تک پڑھ کر یہ پتہ نہ لگا تھا

پیغام صفحہ ۷ کالم ۲۔ ؛

الفضل۔ یہ صحیح ہے کہ تم کو صرف و نحو نہیں آتی تھی اور نہ تم کو عربی علوم سے مس تھا لیکن انجمن نے جو تمہارے سپرد یہ کام کیا تھا تو اس لئے کہ انگریزی میں ترجمہ کرنے کی تم سے کافی مشق کرائی جا چکی تھی۔ اور قرآن کے مطالب کے لئے کافی ذخیرہ جمع ہے پس اسے انگریزی میں ترجمہ کر سکو گے نیز اس حسن ظنی کی بنا پر کیا تھا کہ شاید تم کو قادیان میں اتنا عرصہ رہتے۔ اور حضرت صاحب کی کتابوں کے مطالعہ سے اتنی استعداد ہو گئی ہو گی کہ تم قرآن شریف کے ترجمہ کا ایک ڈھانچہ طیار کر سکو جس پر اہل علم کی نظر ثانی ہو گی اور بعد تصحیح کے شائع ہو گا۔ کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہو کہ یہی تجویز نہ تھی کہ تمہارے ترجمہ کو مختلف اہل علم دیکھ لیں گے اور اپنے اپنے مشورے دینگے اور جو اصلاح ہو گی اس کے بعد ترجمہ طبع ہو گا۔ گو ہم مانتے ہیں کہ اتنی حسن ظنی جو تم پر کی گئی تھی یہ بھی ٹھیک نہ تھی اور واقعات نے اس کو غلط ثابت کیا ہے۔

باقی رہے ریویو آف ریلیجنز کے مضامین سو وہ کوئی معیار تمہاری علمی قابلیت کا نہ تھے کیونکہ ان میں اکثر حصہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں اور مضامین کا ہوتا تھا اور جو بعض دوسرے مضامین ہیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی یادداشتوں اور ارشادات سے مرتب کئے گئے ہیں۔ اور خود انہوں نے تمہیں نوٹ کرائے ہیں جنہیں مضمون کی صورت میں مرتب کر لینا کوئی بڑی بات نہ تھی ؛

محمد علی۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ تم خائن ہو کیا ردّی کاغذ کو جو صرف جلانے کے قابل ہوں کوئی شخص لیکر خائن کہلا سکتا ہے۔ پیغام صفحہ ۷ کالم ۱ ؛

الفضل۔ تمہارا ترجمہ ردّی کاغذ ہوں یا جو کچھ ہو اس سے تمہیں کیا غرض۔ انجمن کا مال ہے اس کو واپس کرو۔ انجمن خواہ اس کو جلائے یا حمام گرم کرے۔ جب تک تم واپس نہیں کرتے خائن کے نام سے موسوم ہو ؛

محمد علی۔ میاں صاحب کے خطبہ جمعہ میں اندرونی خیالات کا اظہار ہو گیا ہے جن کو الفضل کا کوئی ناعاقبت اندیش ایڈیٹر اپنے قلم سے لکھکر دنیا میں شائع کر چکا ہے وہ ہمیشہ

کے لئے تمہاری اس ناکامی کے گواہ رہیں گے و مطلب یہ کہ انجمن اب مقدمہ نہیں کر سکتی ۱ ÷ پیام صہ ۸ ک ۱۔

الفضل۔ ہماری جو رائے تمہارے ترجمہ کے متعلق ہے وہ ہم تو شائع کر ہی چکے ہیں لیکن یہ تو بتاؤ اس کا مقدمہ پر کیا اثر ہے کیا امر مانع تقریر مخالفت کی اصطلاح کے یہی معنے ہیں۔ ذرا سوچو اور اپنے مشیر قانونی سے پوچھو۔ زید کے مقدمہ پر عمر کے بیان کا بحیثیت قانونی کیا اثر ہے ÷

محمد علی۔ اخبار الفضل میں میاں صاحب نے یہ مضمون لکھوائے کہ ترجمہ پر میاں صاحب کی نظر ثانی ہوگی بھلا بتائیں تو سہی کہ سات سال تک جو مضامین ریویو میں میری قلم سے نکلے اس وقت کون ان میں اصلاح کرتا تھا۔ پیام صہ ۸ ک ۳

الفضل۔ کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہو کہ یہی منشا تمہارا اور انجمن کا نہ تھا کہ تم جو ترجمہ قرآن کا کروگے اس کو اور بھی کوئی اہل علم دیکھ لیں گے تو پھر طبع کے قابل ہوگا۔ اگر سچے ہو تو قسم اٹھاؤ۔ مگر یاد رکھو تمہاری تکذیب کے لئے وہ لوگ موجود ہیں جو اس غرض کے واسطے نامزد ہوئے تھے اور کچھ حصہ ترجمہ کا تم نے ان کی نظر ثانی کے لئے پیش بھی کیا تھا۔ دوسرے امر کا جواب یہ ہے کہ تمہاری قلم سے حضرت مسیح موعودؑ کے مضامین اور کتابوں کا ترجمہ ہوتا تھا۔ ان میں کسی کی اصلاح کی ضرورت نہ تھی۔ ہاں اردو سے انگریزی میں جو ترجمہ تم کرتے تھے اس کی اصلاح کرنے والے موجود ہیں کیا تم مولوی شیر علی صاحب کو بھی بھول گئے ÷

محمد علی۔ جو تحریریں میری پہلی چھپ چکی ہیں ان کی تو ہتک کی جاتی ہے۔ اور ان پر حرف نہیں رکھا جاتا حالانکہ وہ اس وقت کی تحریریں ہیں جب ابھی میں نے نیا نیا کام شروع کیا تھا ان سب کو تو سر آنکھوں پر رکھتے ہو۔ اور فخر سے ان کو شائع کرتے ہو ٹیچنگز آف اسلام جس پر تم کو اس قدر ناز ہے وہ کس کا کیا ہوا ترجمہ ہے اور وہ ردی کا غذوں کا انبار بنکر جلانے کے قابل کیوں نہیں ہوتا اور قرآن کا ترجمہ کیوں آج ردی کا غذوں کا انبار بن جاتا ہے۔ اگر ایماندار ی ہے۔ تو ان پہلی تحریروں کو بھی ردی کا انبار قرار دے کر جلا دو۔ پیام صفحہ ۹ کالم ۳ ÷

الفضل۔ تمہاری وہ کونسی تحریریں ہیں جنکو ہم سر آنکھوں پر رکھتے ہیں اور فخر سے انکو شائع کرتے ہیں؟ جس قدر مضامین ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوئے ہیں وہ قریباً سب کے سب حضرت مسیح موعودؑ کے ہیں یا آپ کی کتابوں کے ترجمے۔ ذرا بتاؤ تو سہی کہ وہ کون سے مضامین علمی ہیں جو تم نے اپنی لیاقت علمی سے لکھے ہیں۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مضامین اور آپ کی کتابوں کے ترجمہ کو اپنی تصنیف کہتے ہو گیا۔ صرف مضامین کا ترجمہ کرنے سے تم ان مضامین کے مصنف کہلا سکتے ہو۔ اور مضامین کا ترجمہ کرنا ایک ایسا کام ہے جو اگر تم نہ ہوتے۔ تو تم سے بہتر ترجمہ کرتے والے موجود ہو جاتے۔ اگر تم میں عقل ہوتی تو اس بات کا کبھی نام نہ لیتے کیونکہ ہزار ہا روپیہ کے عوض جو کام تم نے کیا تھا وہ تو صرف یہی تھا کہ تم مضامین کا ترجمہ کرتے تھے اور اس میں بھی مولوی شیر علی صاحب وغیرہ مددگار تھے تمہیں سوچنا کیا یہ کوئی ایسا کام ہے جس پر تم فخر کرو جتنا روپیہ تم نے انجمن کا کھایا ہے۔ اگر اس قدر روپیہ کسی اور کو دیا جاتا تو کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ نکرتا۔ تم کہو گے کہ میں نے تعدد ازدواج۔ اور غلامی۔ اور سود۔ اور پردہ اور جمع احادیث۔ اور حفاظت قرآن پر تو چند مضامین لکھے تھے۔ سو تمہارا یہ کہنا بھی غلط ہے کیونکہ ان مضامین کا جس قدر مصالح تھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت مولانا نورالدین صاحب کا تھا۔ تم نے صرف اس مصالحہ کو ترتیب دیا ہے اور اس لئے یہ مضامین بھی تمہارے نہیں ہیں۔ پس اگر سچے ہو تو ان مضامین علمی کا پتہ دو جن پر تم کو فخر ہے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اگر بولو گے تو ساری حقیقت کھول کر آگے رکھدی جائے گی تمہاری تصنیف کا سارا راز معلوم ہے ÷

محمد علی۔ میاں صاحب کا مجوزہ اصول ہے کہ من کفر بعد ذالك فاولٓئك ھم الفاسقون کے ماتحت وہ لوگ جو کسی خلیفہ وقت کی بیعت نہ کریں فاسق ہیں۔ اس اصول کے ماتحت تمام صحابیہ عورتیں جن میں سیدۃ النساء بھی شامل ہیں اس فتوی کے ماتحت آتی ہیں کیونکہ عورتوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہیں کی۔ پھر حضرت علیؓ نے چھ ماہ تک بیعت نہیں کی۔ پھر معاویہ اور علیؓ کی جنگ کو لیتے ہیں جس میں دونوں طرف سے صحابہ شریک تھے۔ پیام صہ ۱۰ ک ۳

الفضل۔ یہ اصول ہمارا ایجاد کردہ نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم کا بیان کردہ ہے۔ اور جمیع اہل اسلام کا مسلمہ ہے۔ باقی صحابہ اور صحابیات پر جو حملہ تم نے کیا ہے۔ اس کا مفصل جواب کئی بار دیا جا چکا ہے۔ کہ ان کے اور تمہارے اختلاف میں ہزاروں کوس کا فاصلہ ہے۔ باقی مکمل بحث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی سالانہ جلسہ ۱۹۱۵ء کی تقریر میں دیکھو جو چھپ کر مارچ میں شائع ہو جائیگی۔ انشاءاللہ

محمد علی۔ حدیث میں تاریخ میں عربی علم ادب میں کہیں فاسق کا لفظ بمعنی باغی استعمال نہیں ہوا۔ اور خروج عن الحق یا خروج عن طاعۃ اللہ کو کسی غیر مامور خلیفہ کے انکار یا عدم بیعت کے ہم معنے قرار دینا جہالت ہے۔ پیام صلا کالم ۱ ÷

الفضل۔ حضرت میاں صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ فاسق کا لفظ بمعنے باغی استعمال ہوتا ہے۔ ہاں جو فاسق اور باغی کہا جاتا ہے تو اس لئے کہ قرآن مجید میں خلفاء کے منکروں کو فاسق کہا گیا ہے۔ اور حدیث صحیح میں ہے تقتلہ الفئۃ الباغیۃ

۔ فتدبر ÷

حیدرآبادی ترجمہ قرآن مجید اور تفسیری نوٹ

مولانا میر محمد سعید صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ نے مکمل ترجمۃ القرآن شائع کیا ہے۔ جو حضرت مولینا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کے درس سے ماخوذ ہے اور اخیر میں تفسیری نوٹ دیئے ہیں جو آپ سے سبقاً پڑھکر لکھے گئے ہیں آپکے درس کے نوٹوں اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تحریروں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ہمارے احباب جب تک ترقی اسلام کی طرف سے مکمل ترجمہ قرآن شائع نہیں ہوتا اور انہیں مکمل ترجمۂ قرآن کی ضرورت کی وجہ سے دوسرے مترجم قرآن خریدنے پڑتے ہیں۔ یہ احمدی ترجمہ و تفسیر خریدیں صرف تین روپے ہدیہ

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان سے ملسکتا ہے

کھلی چٹھی

بنام خواجہ کمال الدین صاحب

آپ نے دو تین بار یہ اعتراض دہرایا ہے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب نبی و رسولؑ تھے۔ تو پھر ان کے بیٹیوں نے ان کا ورثہ کیوں لیا ہے۔ حالانکہ نبی نہ وارث ہوتا ہے۔ نہ وارث کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں ایک مضمون الفضل ۱۱ جنوری نمبر ۷۹ میں لکھا گیا تھا۔ تاحال آپکی طرف سے اس پر کوئی جرح نہیں ہوئی۔ اور نہ آپکا کوئی حمایتی وہم خیال اسپر بولا۔ لہذا بذریعہ مکتوب الہ قلمی ہے۔ کہ آپ اپنے ساتھ اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب اور دیگر رفقاء جنہیں آپ عالم فاضل سمجھتے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ پیغامی ہوں یا غیر احمدی ہوں ملا لیں۔ اور مجموعی قوت کے ساتھ جو بھی اعتراض اس بارے میں رکھتے ہیں۔ پیش کریں۔ اور مضمون محولہ بالا کی تردید میں جو کچھ لکھ سکتے ہیں۔ لکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو کافی جواب دیا جائیگا۔ (بحولہ و بقوتہ) ہمارے پاس اس باطل کا سر کچلنے کے لئے پورا پورا مصالحہ موجود ہے۔ انشاء اللہ تم لوگوں کی وہ علمی پردہ دری ہوگی۔ کہ یاد رکھو گے۔ اگر کچھ بھی غیرت اور اپنی بات کا پاس ہو۔ تو القوا ما انتم تلقون۔ لیکن اگر آپ خاموش رہے۔ تو ہمیں یہ سمجھ لینے کا شرعی حق حاصل ہے کہ آپنے اپنا اعتراض واپس لے لیا۔ پھر اس کے بعد آپ کی کسی تحریر میں یہ دیکھا گیا۔ تو سمجھا جائیگا۔ کہ محض جہلاً کو بھڑکانے اور فساد و فتنہ بڑھانے کے لئے ہے۔ نہ کہ تحقیق حق کے لئے۔ واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

صدر انجمن احمدیہ کی اپیل کا عملی جواب

یعنی میاں شمس الدین و میاں محمد امین صاحبان لاہور کا خاص عطیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات کسقدر بھی بڑھ جاویں

ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان سب ضروریات کو پورا کر دے گا۔ پیغامیوں نے سلسلہ احمدیہ کے نابود کرنے میں اسقدر زور لگایا۔ کہ غیر احمدیوں کو بھی مات کر دیا۔ ان کا سارا زور اس امر پر تھا۔ کہ لوگوں کو قادیان میں چندہ بھیجنے سے روک دیا جائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ کہ ان کے سب منصوبے خاک میں مل گئے۔

صدر انجمن احمدیہ نے جو فراہمی روپیہ کے لئے اپیل کی۔ اس کے لئے خاص چندہ جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں میں خود ہی تحریک کرتا ہے۔ چنانچہ میاں شمس الدین تاجران چرم لاہور نے پانچ پانچ سو روپیہ نقد چندہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے۔

میاں محمد امین صاحبان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں نہایت دلچسپی لیتے ہیں۔ ابھی حال میں انھوں نے اور میاں محمد امین صاحب تاجر نے اس مکان میں بجلی کے تین لمپ اسّی۔ پچاسی روپیہ خرچ کر کے لگوا دیئے۔ جہاں احمدی احباب نمازیں پڑھتے۔ اور ہر روز شام کو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی درس قرآن شریف و حدیث شریف دیتے ہیں۔ یہ مکان تو میاں چراغ الدین صاحب پنشنر و ممبر صدر انجمن احمدیہ کا ہے جنھوں نے بڑی مہربانی فرما کر اپنے مکان کا ایک بڑا حصہ خاص جماعت کے کام کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے خاص فضلوں کا وارث کرے۔ دوسرے دوستوں سے بھی التماس ہے۔ کہ وہ بزرگوں کے لئے دعا فرماویں۔

ایک اور خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ سلسلہ کے کاموں میں مرد تو بفضل تعالیٰ حصہ لیتے ہی ہیں۔ عورتوں نے بھی حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک خاتون نے میاں نبی بخش صاحب دفتری کی معرفت ۹ عدد کانوں کی بالیاں نقرئی میرے پاس چندہ میں بھیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔

خاکسار عبدالحمید

سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور

مفت الفضل لینے والے

ہم برادر محمد حیات صاحب پٹواری نہر بجوانہ کے حساب میں ۳۰ - نومبر ۱۶ء تک الفضل مفت دے سکتے ہیں۔ مستحقین اپنی اپنی درخواستیں بہ تصدیق پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ بھجوا دیں۔ (منیجر)

پھر وہی بدعت

ایک کارڈ گھوم رہا ہے۔ کہ فلاں آیت کی نو نقلیں کر کے اپنے احباب کو بھیجدو۔ ورنہ مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ ایک اسراف ہے۔ برادران جماعت احمدیہ اس سے اجتناب فرمادیں۔ اگر ایسا کارڈ موصول ہو۔ تو اسے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔

نقشہ اجرت اشتہار اخبار الفضل ہفتہ وار

	صفحہ	کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم
ایک سال	۱۰۰ روپے	۳۶ روپے	۲۰ روپے	۱۴ روپے	۱۲ روپے
نصف سال	۵۰	۲۰	۱۲	۸	۷
سہ ماہی	۲۶	۱۲	۷	۵	۴
ایک ماہ	۱۰	۵	۳	۲	۱۲/عہ
ایک بار	۵	۲	عہ/	۱۴/	۱۰/

ہفتہ میں دو بار چھپوانے کی اجرت اس سے دگنی ہے اور فی سطر ۲/ ایک بار کے۔ اور تقسیم کرائی ضمیمہ جو دو صفحے ہو بالمقطع پانچ روپے لئے جائیں گے۔ اس سے زیادہ فی دو صفحہ ۴/ زائد فی سینکڑہ۔ ریڈنگ میٹر میں اجرت ڈیوڑھی جو اشتہار چھپوانا چاہیں۔ وہ پہلے منیجر کو دکھا لیا جائے۔ اس میں فحش الفاظ یا اغراض کا ذکر نہ ہو۔ منیجر کو ہر وقت اختیار حاصل ہے۔ کہ کسی اشتہار کی اشاعت بند کر دے اور بقیہ اجرت واپس۔ اس اجرت میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پس رعایت کے لئے خط و کتابت فضول ہے۔

(منیجر الفضل قادیان)

خبریں:- روسی سپاہ کا کارنامہ - لنڈن ۱۴ - فروری - روسی سپاہ قفقاز میں گہری برف اور ۵۰ درجہ زیر صفر کی سردی میں پیشقدمی کر کے ارض روم کے قریب تا قابل عبور دروں میں سے گذر گئی ہے اور ۸۰۰ قیدی ۳۳ توپیں اور بہت سا مال غنیمت اس کے ہاتھ آیا ہے ارض روم پر سخت گولہ باری کی جا رہی ہے جس سے قلعہ میں عظیم دھماکہ ہوا ہے۔

سالونیکا میں برطانوی کمک - لنڈن ۱۴ - فروری - اتھنز مزید برطانی سالونیکا میں پہنچ گئی ہے۔ فرانسیسی بیلو کے ساتھ ساتھ مزید شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔